افلاطون (428-348 قبل مسیح)

افلاطون ایک فلسفی تھا۔

ایتھنز میں اُس کی ملاقات ایک اور مشہور فلسفی سقراط سے ہوئی اور افلاطون اس کا شاگرد بن گیا۔ افلاطون معلوم کرنا چاہتا تھا کہ انسان کیا ہے؟ اُس کا خیال تھا کہ انسان کے دو حصے ہوتے ہیں۔ جسم اور روح ۔ اس کا کہنا تھا کہ جسم اور روح کا تعلق دو مختلف دنیاؤں سے ہے۔

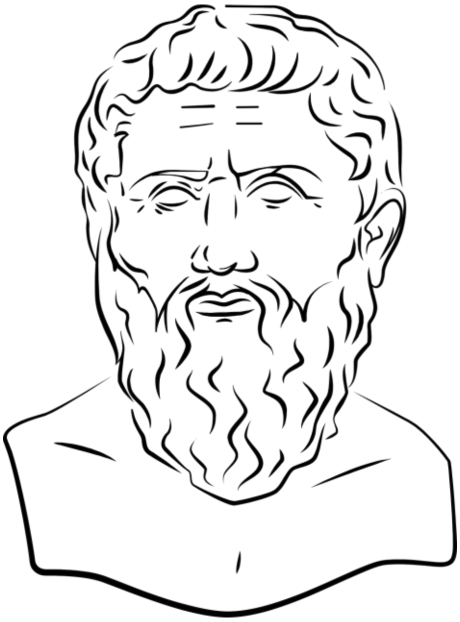

Illustrasjon: Pixabay

جسم کا تعلق اس دنیا سے ہے جسےہم محسوس کر سکتے ہیں، یعنی اس دنیا سے جہاں ہم دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ جب ہم مرجا تے ہیں ، توجسم غائب ہو جا تا ہے۔ روح کا تعلق ابدی دنیا سے ہے جو ہم محسوس نہیں کر سکتے ہیں، بس صرف تصورہی کر سکتے ہیں۔ اس دنیا کو افلاطون نے تصوراتی دنیا کہا ہے۔

افلاطون کا خیال تھا کہ شخصیت روح کا حصہ ہے، اور جب ایک انسان مرتا ہے، تو روح تصوراتی دنیا میں زندہ رہتی ہے۔ افلاطون نے وضاحت کی کہ روح ایک کوچ بان کی طرح ہے جس کے ساتھ دو گھوڑے ہیں۔ کوچ بان جو گھوڑے چلا رہا ہے، اس سے مقصد ہماری عقل ہے۔ اور کوچ بان کو خیال رکھنا ہے کہ گھوڑے ایک ہی سمت میں چلیں ۔ ایک گھوڑا کالا ہے۔ کالے گھوڑے سےمقصد وہ چیزیں ہیں جس کی آپ کو سب سے زیادہ خواہش ہے۔ یہ پیسے اور قوت سے لے کر مٹھائی تک ہو سکتے ہیں۔ یہ اچھا نہیں ہوگا اگر کالا گھوڑا اکیلا ہی ویگن کی سمت کا فیصلہ کرے۔ دوسرا گھوڑا سفید ہے یہ ہمارے ارادے ہیں ۔ یہ بھی اچھا نہیں ہو گا کہ صرف یہی

اکیلےسمت کا فیصلہ کرے۔ کوچ بان کو دونوں گھوڑوں کو لگام دینا ہے یعنی ہماری خواہشات اور ارادے۔ ا فلاطون کا خیال تھا کہ جو شخص اعتدال، ہمت اور حکمت کے ساتھ زندگی گذارتا ہے وہ اچھا انسان ہے۔

افلاطون کے زمانے میں زیادہ تر لوگوں کا خیال تھا کہ آزاد مردوں اور غلاموں کی روحوں اور مرد وں اورعورتوں کے درمیان فرق ہے۔ انکا ماننا تھا کہ مرد کی روح عورت کی روح سے زیادہ ترقی یافتہ ہے ، اور غلاموں کی روح آزاد کے مقابلے میں کم ترقی یافتہ ہے۔ افلاطون اس

با ت سے اختلاف کرتا تھا کہ مختلف لوگوں کی روحوں میں فرق ہوتا ہے۔اور ان کا کہنا تھا کہ سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنا چاہیے۔

.

Skolen i Athen (Aristoteles i blått). Av Rafael, 1510/Vatikanpalasset. CC BY SA 3.0

سوالات

۱۔ افلاطون کے مطابق انسان کون سے دو حصے پر مشتمل ہیں ؟

....

۲۔ افلاطون کے مطابق انسا نی روح اور جسم کون سی دو دنیا ؤں سے تعلق رکھتے ہیں؟

....

۳۔ افلاطون کے مطا بق ایک اچھے انسان کی کیا خصوصیات ہوتی ہے؟

ارسطو ، افلاطون کا شاگرد تھا۔ مگر اُس کا "انسان کیا ہے" کے بارے میں مختلف نظریہ تھا۔ وہ قدرت میں پا ئی جانے والی ہر زندہ چیزکے بارے میں تعلیم حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اسے جانور اور درختوں سے بھی دلچسپی تھی۔ اس کی قدرت میں پا ئی جانے والی ہر زندہ چیزکی دلچسپی نے اس کے انسانیت کے نظریہ کو متاثر کیا۔

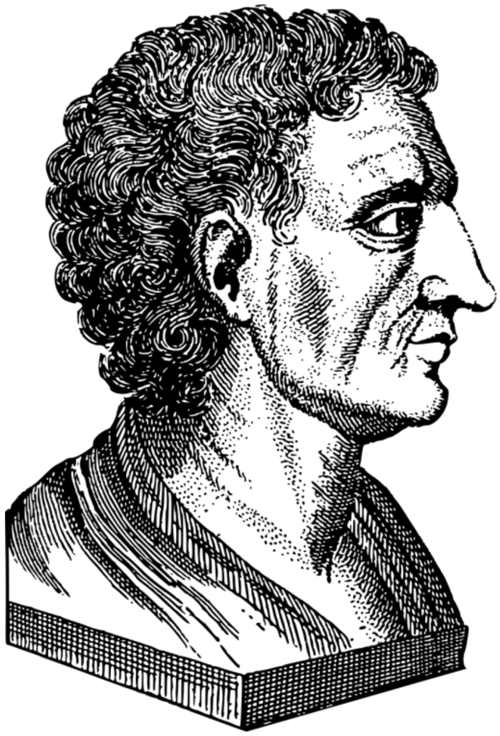

Illustrasjon: Pixabay

ارسطو کی را ئے افاطون سے مختلف تھی۔ اس کے نذدیک کوئی تصورا تی دنیا نہیں ہوتی ہے، زندگی کی صرف بہت سی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ ارسطو نے دیکھا کہ قدرت میں ہر چیز مسلسل تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اس کا کہنا تھا تبدیلی اچھی چیز ہے، کیونکہ قدرت کا کام صحیح طرح چلتا ہے۔ ایک شاہ بلوط کا بیج جو زمین پر پڑا ہوتا ہے، ایک عظیم شاہ بلوط کا درخت بن جاتا ہے،اور مینڈک کا بچہ (غوکچہ) تبدیل ہو کر مینڈک بن جاتا ہے۔ قدرت میں ہر چیز اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ ارسطو کے مطابق روح اس طریقے سے مختلف زندگی گذارتی ہے اور نشونما پاتی ہیں۔ مثلاً ایک مینڈک کودے گا، اور ٹر ٹر کرے گا ، یہ مینڈ ک کی روح ہے۔

اگرایک مینڈک کے اوپر سے گاڑی چلی جا ئے تو اس کا جسم اور روح دونوں غائب ہو جائے گا، کیونکہ مینڈک نا ہی کود سکتا ہے اور نا ہی ٹرٹر کر سکتا ہے۔

ارسطو کا خیال ہے کہ انسان اس وقت تک ترقی کرتا ہے جب تک اپنی عقل اور سوچنے کے لیے اپنی صلا حیت استعمال کرتا ہے۔ پھر انسا ن ایک اچھی زندگی گزارتا ہے۔ ارسطو کا اس کے باوجود خیال تھا کہ انسان ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ وہ اس بات کو قبول نہیں کرنا چاہتا تھا کہ غلام یا عورتیں کو آزاد مردوں کے برابرمواقع حاصل ہوں ۔ ارسطو نے کہا کہ ایک انسان جو خوش رہنا چاہتا ہے ، اس کو سوچنے کی صلاحیت استعمال کرنی چاہیئے۔ اس کا خیا ل تھا کہ سمجھدار اور عقلمند لوگ ہمیشہ صحیح کام کرتے ہیں۔ ہم اس وقت صحیح کرتے ہیں جب ہم ایک روشن درمیانی راستے کا انتخاب کرتے ہیں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ بہادری دیکھا ئیں لیکن بزدل یا بے وقوف ہونا غلط ہو گا ۔ فراخ دل ہونا صحیح ہے مگرکنجوسی یا فضو ل خرچی غلط ہے ۔

صحیح یا غلط

۱۔ ارسطو افلاطون کا شاگرد تھا ۔

۲۔ارسطو کو قدرت میں د لچسپی تھی۔

۳۔ ارسطو تصوراتی دنیا پر یقین کرتا تھا۔

۴ ۔ ایک خوش انسان ایک سمجھدار انسان ہوتا ہے۔

۵۔ ارسطو کے مطابق عورتیں ،آزاد مرد اور غلام کی یکساں حیثیت ہے۔

۶ ۔ ارسطو کے مطابق ایک انسان کو ایک درمیانی راہ اختیا ر کرنا چاہیئے۔